

## حقیقت منتظر

### پیش لفظ

آسمان کے ستاروں، بارش کے قطرؤں، درختوں کے پتوں، صحرائی ریت اور زمین و آسمان کے غروب کی مانند ہے اس کا شکر و تحریف کی مستحق صرف اللہ کی ذات ہے۔ اکیلا اور تنہا جو اس کی صفت اور بزرگی و برتری میں بڑائی اور اچھائی جس کی ثنوی ہے۔ کوئی شخص ایسا نہیں جو اس کی ذات کی عظمت کے متعلق سوچے کہ اس کی حقیقت کیا ہے اور کوئی دل ایسا نہیں جو اس کی محبت و غریب عنفتوں سے ایک لحظہ غافل رہے کہ ان کی ہستی کیا ہے اور یہ کس کی قدرت سے بن اور میں رہی ہے۔ بے انتہا درود و عظمت محمد ﷺ پر جو سب نبیوں کے سردار و سرِ صاحب ایمان کے رہبر و رہنما ہیں۔

آج کا مسلمان اس ایہام کا شکار ہے کہ چودہ سو سال پہلے ازل سے نئے والی کتاب اور اس میں بیان کردہ ضابطہ حیات کی آیت کے پیچھے دوڑ میں کیا اہمیت اور اس کے ساتھ کیا مطابقت ہے۔ اس ایہام کی بنیادی وجہ قرآن اور حدیث کے پیغام کو صحیح طور پر اور حقیقی انداز میں دیکھنے کی روش ہے۔ حالانکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ غور و فکر اور حکمت کے ذریعے اس کی روح تک پہنچنے کی کوشش کی جائے تاکہ آج کی عمر و مئی حقیقتوں کے تناظر میں اور آج کی ضروریات کے مطابق اس سے راہنمائی و استفادہ کیا جاسکے۔

تاریک یہاں اپنی معاملات پر بحث کے دوران عموماً غور و فکر اور دلیل و ہاں کی بجائے جذباتیت کو مقدم سمجھا جاتا ہے جس کے نتیجے میں اتفاق کی بجائے تفاق کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ اس کے برعکس پروفیسر احمد رفیق اختر کا انداز غور و فکر پر مبنی اور قیاسی ہے جو آپ سے اپنی رائے پر از سر نو غور کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

تاریک سے یہ بات بھی پوشیدہ نہ رہے کہ پروفیسر احمد رفیق اختر طویل عرصہ تک مختلف نظریات کی کتابیں سلجھانے میں مصروف رہے۔ انہوں نے ہر فلسفہ، تہذیبوں کی تاریخ، ادب، تصوف اور اسلام کا گہرا مطالعہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ عربی و اسلامی مخطوطات پر بھی غور کیا، شعر و ع کیا تو اللہ نے آپ کو ان حروف کے علم سے بھی نوازا۔ لہذا جو کئی بھی نام پر وہ غیر صاحب کے کائنات تک پہنچتا ہے تو اس نام سے نھری پوری شخصیت ذہن میں اتر جاتی ہے کیونکہ قبول

پروفیسر صاحب ان حروف میں لوگوں کے ذہنی اور روحانی حالات درج ہیں۔ آپ آنے والے مسائل کو کانگریز کی ایک چٹ پر چند اسماء لکھی اور دعائیں لکھ دیتے ہیں۔ جو انہیں پڑھتا رہتا ہے وہ جہاں اور کبھی ساری تہذیبیں محسوس کرتا ہے وہاں وہ عقلی طور پر ذہنی سکون اور قلبی اطمینان کی دولت حاصل کر لیتا ہے۔ بعد ازاں کے تشویشی اور بے کیفی کے دور میں بہت بڑی نجات ہے۔

پروفیسر صاحب نے مروجہ نظریات کے ابہام کو دور کرنے کی کوشش کی ہے جس سے ہر قسم کے شکوک و شبہات دور ہو سکتے ہیں اور اسلام کی حقانیت اور صداقت اس طرح آشکار ہو سکتی ہے جس طرح سورج کی روشنی ہر تاریکی کو کافور کر دیتی ہے۔

---

## وَعَا

اعود مآلكه المسميح العليم من الشيطان الرجيم  
بسم الله الرحمن الرحيم

وب أد خلني  
مدخل صدق واخرجني  
مخرج صدق واجعل لي  
من لدنك سلطانا  
نصيراً □  
(عدا) (الاسراء: ٨٠)

سبحن ربك رب العزة  
عما يشفون ◊  
وسلام على المرسلين ◊  
والحمد  
لله رب العلمين ◊  
(عدا) (الممت: ١٨٠-١٨٢)



## پاکستان اور اسلام

☆ نیچر

سوالات و جوابات

- ☆ پاکستان کی اسلام سے ڈوری
- ☆ تقسیم ہند میں مذہبی رہنمائی کا کردار
- ☆ اسلام کو کیسے سمجھیں؟
- ☆ غیر مسلموں کو مسلمان کیسے کریں؟
- ☆ دجال کب آئے گا؟



## پاکستان اور اسلام

سب سے پہلے میں آپ کو آزادی کے اس مبارک دن کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پاکستان اگرچہ پاک لوگوں کی سرزمین ہوا چاہیے قانونین ایسا ہوئیں۔ تا۔ آزادی کے بے شمار مصائب ہم تک نہیں پہنچے اور اس بظہر مبارک میں جو امن جو قرار جو خلوص ہے اس سے بھی ہماری آسٹانی نہیں ہوئی۔ مگر ہر حال ایک ایسی مملکت معرض وجود میں آئی جس کے حاصل کرنے کے لیے ہمارے پاس بہت ساری قربانیاں تھیں۔

حضرات گرامی! انگریز حکمرانوں نے مسلمانوں کو حریف عمران سمجھ کر ان پر بے شمار نفسیاتی دباؤں کے حربے استعمال کیے۔ ان کے آباؤ اجداد کے وہ شاندار لباس جو ان کی عظمتوں کی نشاندہی کرتے تھے اپنے خادموں کو اور اپنے کم ترین لوگوں کو اس لیے پہنوائے کہ مسلمانوں کے دل میں ان کی اپنی طاقتوں کے جذبے جو جن ہو جائیں۔ ان کو فوجیوں سے نکالا گیا اور بہت کم ملازمتیں دی گئیں۔ سرسید احمد خان کی رپورٹ ہے کہ یہ مسیحا میں انگریزوں کی جنگ جواور حریت پسند قوم تھی جو خلائی سے داخلی ظلم اور بدنی فساد کرتی تھی جو ان آقاؤں کے خلاف جدوجہد کے قابل تھی تو وہ صرف مسلمان تھی۔ انگریزوں کو اس بات کا بخوبی علم تھا اور انہوں نے مسلسل کوشش کی کہ ایسے حالات پیدا کیے جائیں کہ ہندو کو برتری حاصل ہو جائے۔ ہندو برتری جو فنی اندیشاتی برتری بھی دی جائے تاکہ مسلمان اپنا بدنامی پسٹی فکرمیں اپنے انجیئرس کو قبول اقبال

وہ فائق کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ڈرتا  
روح محمد ﷺ اس کے چہن سے نکال دو

حضرات گرامی! ایک اور بہت بڑا حربہ تعلیمی شعبہ میں بھی استعمال کیا گیا جو علمی توجیہات سے متعلق تھا۔ برصغیر میں انگریزوں نے سب سے ابتدائی جو مضمون متعارف کرایا وہ فلسفہ تھا۔ فلسفہ جو سوال کرتا بھی ہے اور جواب مانگتا بھی ہے۔ فلسفہ ہونٹھیک ہے۔ یہ فلسفہ اور یہ ٹھیک اس مقصد کے تحت تھا کہ Dogmatic یعنی پرانی مذہبی اقدار کو چیلنج کرنے والا تھا اور اس ٹھیک نے ہماری مذہبی اقدار کو مسلسل چیلنج کیا۔ بد قسمتی سے اسلام اب وہ اسلام نہیں رہا۔ سلطنت عثمانیہ کے زوال کے بعد سلطان ملے مان و پشان کی فتوحات کے بعد مسلمانوں نے یہ فلسفہ سمجھ لیا تھا کہ فتوحات ہیشتان کا مقصد زمین کی کسی قوم کے لیے حکومت اتنی بری نہیں ہوتی مگر کسی قوم کے لیے مسلسل فتح ان کے کبھی فتوحات میں شامہ کرتی ہے اور ان کی علمی و عقلی توجیہات کو ختم کر دیتی ہے۔ یہی مسلمانوں کے ساتھ ہوا۔

اس مختصر سی دنیا میں یہ ہر حال نظر یہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی تبلیغ کے بعد اسلام کی اشاعت کے بعد کوئی نکر یہ دنیا میں قائم نہ رہی رہا تھا اسلام رہا۔ چاہے اپنی کمزور حالت میں تھا، چاہے بہتر حالت میں تھا۔ اسلام تیرہ سو برس دنیا کے انتہائی مقصد و مذہب میں رہا اور ان لوگوں نے تیرہ سو برس اپنی مخالف اقسام کو بیٹھا حساس نگہری کے ساتھ دیکھا۔ یہ وہ مذہب تھا جو کبھی مغلوب نہیں ہوا۔ یہ وہ مذہب تھا جو ہمیشہ کسی نہ کسی صورت میں اقتدار میں رہا۔ اگر عرب گئے تو دہلی آ گئے۔ دہلی گئے تو سورت آ گئے۔ سورت گئے تو حثانی ترک آ گئے۔ حثانی ترک گئے تو تیجوری ترک آ گئے اور ایک وہ وقت تھا جب دہلیوں صدی میں دنیا کے تین براعظموں پر تیرہ سو برس مسلمان تھے۔ اگر ایک طرف سلطان سلیمان، پشیمان تھا تو دوسری طرف جلال الدین محمد اکبر کی شہنشاہی تھی اور ایران میں صفوی سلطان عباس اعظم سربراہ تھے سلطنت تھا۔ اتفاق دیکھیے کہ سب کے ساتھ پشیمان نکلتا ہے۔ پشیمان کمرانی کرنے والے بادشاہ تھے۔

ایک لایف آپ کو پیش کرنا ہوں کہ جلال الدین اکبر کے زمانے میں انگریز کا غیر آیا اور اس نے بڑے القاب سے ہیرا کا ملائے اور اس قسم کے القاب پیش کیے تو جلال الدین اکبر نے اپنے وزیر ابوالفضل سے پوچھا انہیں جڑو دنا چاہتے ہیں کہ بھائی اپنی تعریفیں میں کی کی جا رہی ہیں یہ ہے کہاں۔ یعنی جس کو اتنے القاب دیے جا رہے تھے وہ ان کے لیے کتنی ناقابل تلافی تھی۔

ایک بات کا آپ کو اچھی طرح علم ہے کہ جب آقائے کائنات حضرت محمد ﷺ آئے تو عرب دور جہالت میں تھا۔ اگر آپ کو تھوڑا سا چرچائی اور نہ طائفی تاریخ کا علم ہو۔ سلویوں اور پندرہویں صدی۔ یہ یورپ کے چارہ دور چائے جاتے تھے۔ پھر ان سیادہ اور کارکردہ کرنے کے لیے دو بڑی تحریکیں آئیں جو ایک اصلاح دین (Reformation) اور نشاۃ ثانیہ (Renaissance)۔ ایک کو ختم کیا گیا اور دوسری کو ختم کیا گیا۔ علم کہتے ہیں۔ وہوں تحریکیں مسلمانوں کی مرہون منت تھیں۔

حضرات گرامی! جب قرطبہ میں اٹنی چار سہام تھے۔ جب وہاں ہر گلی چرائیوں سے منور تھی۔ جب اس شہر کا ایک ایک ساکس دان استدلال سے زمین و آسمان کی کھوت میں مصروف تھا اس وقت ثمان الیزے<sup>۱۱</sup> میں تھے گھنے پانی کھڑا ہوا تھا اور اعلیٰ ترین پیمانے پر اس جب زانوئیں تک اپنے لہارے نہیں اٹھاتی تھیں گھروں میں داخل نہیں ہو سکتی تھیں۔ یہ نظریات قابلیت کی بات ہے۔

پھر وہ ہوا جو شاید نہیں ہوا چاہے تھا۔ وہ مغربہ ﷺ جس نے ارشاد فرمایا تھا کہ اے اہل اسلام تمہارا سب سے قیمتی اثاثہ علم ہے۔ تمہارا سب سے قیمتی اثاثہ ہے تمہاری طاقت تمہاری یاد دہ تمہارے علم اور تمہارے خیال کا مرکز صرف اور صرف اللہ ہونا چاہیے۔ وہ رسول اللہ ﷺ جس کی طبیعت عالیہ کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے اپنے منقہ تعلیم سے کبھی ایک میل کے لیے گریہ نہیں کیا۔ ایک لاکھ چھتیس ہزار امانت میں سے ایک حدیث بھی رسول اللہ ﷺ نے اپنی تعریف میں نہیں فرمائی۔ وہ اپنے مقصد سے اس طرح آگاہ تھے۔ حاکمیت پروردگار سے محبت اور تعلق سے وہ اتنے زیادہ منسوب تھے کہ اس پیغمبر قدسی نے ایک حدیث بھی اپنی تعریف میں نہیں فرمائی۔ یہنا جزی اور یہ بے عرض دنیا کے کسی اور استاد میں



نہیں آئی جس نے کبھی کوئی بھی پیغام آگے بڑھایا ہو۔ یہ اس لیے تھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ یہ جانتے تھے کہ وہ آخری استاد ہیں اور جب تک وہ ہر لحاظ سے برتری کی کیفیت میں ہر شے میں آگے نہیں بڑھائیں گے اس قوم سے کسی نہ کسی غلطی کے ہو جانے کا امکان موجود ہے۔ یہ سبق چٹا رہا۔ آج آپ اولیاء اللہ کو اصرار ہے ہیں۔ آپ اسلام میں بہتر انسانوں کو وصول کر رہے ہیں۔ کیا وہ ہے کہ جب بھی عالم اسلام پر بحران آیا۔ کہیں جیتا لا سلام محمد بن احمد الغزالی پیدا ہوئے۔ ایک استاد کے آنے سے ائمہ و علمائے اور المومنین کی تحریکیں شروع ہو گئیں۔ اور اللہ کے بندے اللہ کو واپس ملنے اور وہ سو سال تک اسلامی اقتدار اہل کس میں قائم رہا۔ کیا وہ ہے کہ جب بغداد تباہی سے روشناس ہوا پھر وہ خدا کا عظیم بندہ شیخ سیما عبد القادر جیلانی پیدا ہوا اور وہ سو برس تک اسلام کو اپنی عظمت واپس لوٹا گیا۔ یہ وہی شخص ہیں جو باطنی اسلام کو بچاتے کی طرف بلاتے ہیں۔ یہاں ذات کے لیے نہیں بلاتے۔ جب مدینہ میں اسلام آگیا تھا۔ مراد زندگی تھا۔ ابھی اس کو پڑ پڑائی نہیں لی تھی۔ ابھی لوگوں میں اس کی شناسائی نہ تھی تو سر شہر گرامی کے قلم سے وہ شیخ عالی مقام سید علی بن عثمان دہلوی کی تصانیف لکھ لائے۔

صوفی کوئی نرا نہیں ہوتا یہ کوئی نیا مت انھیں شے نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ ان کے لیے ہے کہ جو مذہب آواز میں نماز اور روزہ سے شروع ہوا اس کی اختصاصیت آگے واضح ہے۔  
یہ مذہب میں ڈاکٹریٹ کی اعلیٰ سند ہے۔

صوفی وہ ہے جس کے مقاصد بہتر سے بہتر مذہب کی تکمیل کرتے ہیں۔ یہ کس کو علم نہیں کہ اسلام نماز اور روزہ سے شروع ہوا ہے۔ پھر کیا امت مسلمہ سے نماز اور روزہ تک ختم ہو جاتا ہے؟ کیا کسی کا لگاؤ اور پابندی کے طالب علم جب اپنی ابتدائی تعلیمات کے لیے داخل ہوتے ہیں تو وہ وہی وقت ایم۔ اے کی ڈگری کے لے کر نکلتے ہیں ہر درگاہ میں رتبہ تعلیم ہے۔ ہر درگاہ آگے جاتی ہے۔ ہر طالب علم میں ترقی کرتا ہے۔ مسلمانوں میں علم کی ترقی شناخت پروردگار کی طرف جاتی ہے۔ آپ اعمال سے آگے بڑھتے ہوئے خدا کے وہ فی اس کی محبت اور اس کی مسابقت تک پہنچتے ہیں۔ یہ وہ محبت ہے جس کی آرزو کے بغیر مسلمان مسلمان نہیں ہوتا۔ غرض اس خراب عالم کے زمانے میں جب ہم اپنے دلوں کو کہتے ہیں تو صوفی تحریکیں اتنی زیادہ ہیں۔ بعد اودہ شمار کا نہیں کہ ہے۔ کتنی نمازوں کا کتنا اب ہے کتنی نمازیں پڑھنے سے کہا ہوتا ہے۔ روزہ رکھنے سے کیا ہوتا ہے مگر کوئی استاد ایسا نہیں ہے جو یہ کہہ سکے کہ خدا کی آرزو کے بغیر تمام اعمال بے کار محض ہیں۔ وہ اللہ جو قرآن میں یہ کہتا ہے کہ تمہاری قربانیاں نہیں۔ ان کا کوشت تو مجھ تک نہیں پہنچتا ان کی جلیاں مجھ تک نہیں پہنچتیں ان کا خون مجھ تک نہیں پہنچتا مگر وہ نیت جس سے تم ان کو قربان کرتے ہو وہ مجھ تک پہنچتی ہے۔

زمین و آسمان میں صرف دو بواب و بیاں (Accountabilities) ہیں۔ ان دو کے علاوہ کوئی بواب وہی (Accountability) نہیں۔ مذہب میں اور دیگر امور میں صرف ایک فرق ہے کہ سیکولر شخص ان کے سامنے جواب دہ نہیں۔

Francis Bacon اور Wedlock Holboake اس کے تین بڑے معزز فلسفی ہیں۔ Wedlock کہتا ہے کہ وہ شخص کبھی اچھا یا کرا نہیں ہو سکتا۔ جو اچھا یا کرا نہیں اور اگر آپ اس کی علت کے اعتبار سے دیکھیں تو مذہب کو

ہر کار عمل سے نکالنا۔ یہ سیکور کا دنیاوی مقصد ہے مگر حضراتِ محترم ان میں کچھ بچے بھی تھے۔ ان کے اور سوشلزم کے مقابلے میں اسلام نہیں تھا بلکہ یہ سائیت تھی۔ وہ سائیت جس میں عملیت کا کوئی فلسفہ نہیں۔ ابتدا یہ سائیت جسے غیر سائیتی مذہب کو سمجھتے ہوئے انہوں نے اپنی زندگی کو مذہب سے بے دخل کر دیا۔

خام ہے جب زمانہ آگے بڑھا علم و مکتب کی ترقی ہوئی وہ وہاں جو انہوں نے مسلمانوں سے چکھے ان میں پیش رفت ہوئی۔ یہ نہ وہ فارابی کی تحقیقات آئے نہ انجین۔ رازی کے لطائف پختہ۔ فیکارے نے لفظ پہ لفظ غزالی کو نقل کیا۔ آکسفورڈ اور گیمبرٹ میں وہ سوری تک اسلامی علوم نصاب کے طور پر پڑھائے گئے۔ جب ان کی اپنی عقل نے ترقی کی تو انہوں نے یہ جان لیا کہ یہ سائیت جو کچھ میں دے رہی ہے وہ سائیتی نہیں ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ صحیح کیوں نہیں تھا۔ اس کے صحیح نہ ہونے کی وجہ سے خدا نے اپنا ہاتھ ان کتابوں سے اٹھایا۔ کوئی شک نہیں کہ اپنے وقت میں یہ الہامی کتابیں تھیں۔ مگر جیسے پروردگار نے ان پر علم لکایا کہ باہر نہیں کہ میرے پیغمبر مولا تھے۔ جیسی کبھی مولا نہ تھے نہ کوئی کبھی مولا تھے۔ عمران کی تفسیر میں آموش کی گئی۔ ان کے فرمودے کو مولا انداز سے پیش کیا گیا۔ ایسے اعداد و شمار کا اضافہ کیا گیا کہ ان کی خدا عنایت نہیں دے سکا۔ ثم بقولون هذا من عند الله لمشروا به شعا قلبلا (۲۵) البقرہ (۲) ۹۷۔ ابھر یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ازل شد و کتاب ہے اور اس سے قہوڑے سے دھام لے سکیں۔ جیسے ایک شاعر نے کہا۔

For twenty peace, our lords were sold.

انہوں نے اپنے پیغمبر چوبیسے۔ یہود اسکرہوتی نے بھی کو بیچ دیا۔ موتی کی قوم کا یہ عالم تھا کہ موتی نے بڑا رٹ دی کہ جاؤ اور علم غلط کر دو اور آگے بڑھ جاؤ۔ انہوں نے کہا موتی بازاران ہو گیا ہے۔ اتنے قدر آور لوگوں سے جنگ لڑا رہا ہے۔ ان کے پاس اتنا اسلحہ تھا کہ یہ بے بس لوگ ہیں اور موتی کی قوم نے کہا کہ ہم ان سے جنگ نہیں کریں گے اور موتی کو مجبوراً کہتا پڑا کہ

اعوذ باللہ ان اکون من الجعہلین (۲) البقرہ (۲) ۱۷۷۔ پروردگار یہ تھوڑے تو نکال نہیں رکھتے۔ یہ تھوڑے ایمان نہیں رکھتے۔ میں مجبور ہوں۔ تو خدا ہند کریم نے کہا کہ آپ کو علوم ہے کہ یہ کون لوگ ہیں۔ یہ ایک دوسرے کی نقل کرنے والے ہیں۔ یہ تمام بارہ میں علم سمجھتے ہیں۔ اور ہزاروں سکول پاکستان میں ایسے بھی ہیں جو پاکستان میں سامرنگن اور دانش شہری تیار کرتے ہیں۔ وہ یہاں تعلیم پائی نہیں سکتے۔ ان کے شہر میں نہیں ہے کہ علم بغیر ان اعلیٰ ترین آدموں کے حاصل ہو سکا ہے۔ خدا تعالیٰ حضراتِ دین عرف الہ پیغمبر ہے۔ ایک وقت تھا جب کہ پولو کوئی دہرائیا صرف مراکش بھرا اور سر قند و بخارا گویا وکنا تھا۔ یہ زمانے کا الٹ پیغمبر ہے مگر کیا واقعی مسلمان اتنے متہور و مجبور ہیں؟

اب بھی یہ میرے تین ہیں مگر چمن کیا کیا ان سے؟ آخر یہ غفلتیں اور اپنے آلم و اجداد کی تقابیر کیوں خاک ہو گئیں۔ ابھی کوئی آدمی یہ اٹھ کے کہتا ہے۔

How long we will live the images of our forefathers?

بھئی اب وہ زندہ تو نہیں رہے۔ وہ تو آپ سے بہت کم لوگ تھے۔ ان کے پاس تو کوئی اسلحہ نہیں تھا۔ ان کے پاس تو کوئی جہتیں نہیں تھیں۔







۱۔ مولانا صاحبؒ کا ترجمہ حضرت علیؓ کے بارے میں جو کہ صحیح ہے، اس سے ان کے بارے میں جو کہ غلط ہے، اس سے بڑھ کر غلط ہے۔  
 ۲۔ مولانا صاحبؒ کا ترجمہ حضرت علیؓ کے بارے میں جو کہ صحیح ہے، اس سے ان کے بارے میں جو کہ غلط ہے، اس سے بڑھ کر غلط ہے۔  
 ۳۔ مولانا صاحبؒ کا ترجمہ حضرت علیؓ کے بارے میں جو کہ صحیح ہے، اس سے ان کے بارے میں جو کہ غلط ہے، اس سے بڑھ کر غلط ہے۔  
 ۴۔ مولانا صاحبؒ کا ترجمہ حضرت علیؓ کے بارے میں جو کہ صحیح ہے، اس سے ان کے بارے میں جو کہ غلط ہے، اس سے بڑھ کر غلط ہے۔  
 ۵۔ مولانا صاحبؒ کا ترجمہ حضرت علیؓ کے بارے میں جو کہ صحیح ہے، اس سے ان کے بارے میں جو کہ غلط ہے، اس سے بڑھ کر غلط ہے۔  
 ۶۔ مولانا صاحبؒ کا ترجمہ حضرت علیؓ کے بارے میں جو کہ صحیح ہے، اس سے ان کے بارے میں جو کہ غلط ہے، اس سے بڑھ کر غلط ہے۔  
 ۷۔ مولانا صاحبؒ کا ترجمہ حضرت علیؓ کے بارے میں جو کہ صحیح ہے، اس سے ان کے بارے میں جو کہ غلط ہے، اس سے بڑھ کر غلط ہے۔  
 ۸۔ مولانا صاحبؒ کا ترجمہ حضرت علیؓ کے بارے میں جو کہ صحیح ہے، اس سے ان کے بارے میں جو کہ غلط ہے، اس سے بڑھ کر غلط ہے۔  
 ۹۔ مولانا صاحبؒ کا ترجمہ حضرت علیؓ کے بارے میں جو کہ صحیح ہے، اس سے ان کے بارے میں جو کہ غلط ہے، اس سے بڑھ کر غلط ہے۔  
 ۱۰۔ مولانا صاحبؒ کا ترجمہ حضرت علیؓ کے بارے میں جو کہ صحیح ہے، اس سے ان کے بارے میں جو کہ غلط ہے، اس سے بڑھ کر غلط ہے۔

۱۔ کہ جس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری زندگی میں سے ایک روز کو میری عمر میں سے ہٹ دے تو میں اس کو دیکھوں گا۔

[illegible]

۱۔ اے ایمان والے! تم میں سے جو شخص اپنے مال کا ایک ذرہ سے زیادہ دے گا، اسے ہم اس کے لئے ستر گنا جزا دیں گے۔















[illegible][illegible]



Try to get back and try to understand

[illegible]





شکر کے ہاتھیں ہوا۔ سرمد ۲۰۰۰ء کے بعد ان میں پرموشی ہوئی اور پرموشی ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔  
 اس کے بعد جب پشاور میں آئے تو وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔  
 ان کے ہاتھوں میں وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔  
 ان کے ہاتھوں میں وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔

اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔  
 اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔  
 اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔  
 اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔

اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔  
 اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔  
 اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔  
 اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔

اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔  
 اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔  
 اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔  
 اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔

اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔  
 اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔  
 اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔  
 اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔

اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔  
 اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔  
 اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔  
 اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ وہ مسلمان ہو کر وہ مسلمان ہو گئے۔

And for this education, identity, culture of slarn is required

پیشہ ورانہ تعلیم کے شعبہ کے تحت

[illegible]

جواب: "ہاں"

This is going to be Geld which is going to the Syria and Jordan etc

[illegible][illegible]

## مذہب انتخاب یا مجبوری

- ☆ بیچر
- ☆ سوالات و جوابات
- ☆ خدا کی بخشش کا یقین
- ☆ مسلمانوں کے بھٹکنے کی وجہ
- ☆ خدا کا انتخاب
- ☆ متحد مجلس عمل (ایم ایم اے) کی حکومت
- ☆ وسیلہ کی اہمیت
- ☆ خدا سے پہلے کیا تھا؟
- ☆ حروف مقطعات







[illegible]

۱۔ جسے سب سے پہلے دیکھا گیا وہ تھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کو دیکھا تھا۔  
 ۲۔ جس نے دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کو دیکھا تھا۔  
 ۳۔ جس نے دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کو دیکھا تھا۔  
 ۴۔ جس نے دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کو دیکھا تھا۔  
 ۵۔ جس نے دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کو دیکھا تھا۔  
 ۶۔ جس نے دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کو دیکھا تھا۔  
 ۷۔ جس نے دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کو دیکھا تھا۔  
 ۸۔ جس نے دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کو دیکھا تھا۔  
 ۹۔ جس نے دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کو دیکھا تھا۔  
 ۱۰۔ جس نے دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کو دیکھا تھا۔

[illegible]

۱۔ حق تعالیٰ نے جس نے اسے اپنی شان و کرامت کی بنا پر کسی اور سے غلط فہمی نہ ہو، وہ اسے  
 ۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و کرامت کی بنا پر کسی اور سے غلط فہمی نہ ہو، وہ اسے  
 ۳۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و کرامت کی بنا پر کسی اور سے غلط فہمی نہ ہو، وہ اسے  
 ۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و کرامت کی بنا پر کسی اور سے غلط فہمی نہ ہو، وہ اسے  
 ۵۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و کرامت کی بنا پر کسی اور سے غلط فہمی نہ ہو، وہ اسے  
 ۶۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و کرامت کی بنا پر کسی اور سے غلط فہمی نہ ہو، وہ اسے  
 ۷۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و کرامت کی بنا پر کسی اور سے غلط فہمی نہ ہو، وہ اسے  
 ۸۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و کرامت کی بنا پر کسی اور سے غلط فہمی نہ ہو، وہ اسے  
 ۹۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و کرامت کی بنا پر کسی اور سے غلط فہمی نہ ہو، وہ اسے  
 ۱۰۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و کرامت کی بنا پر کسی اور سے غلط فہمی نہ ہو، وہ اسے

[illegible]

امورِ شریعت کے چھوٹے چھوٹے مسائل کے لیے ایک مختصر اور جامع کتاب ہے جس کے نام سے یہ کتاب مشہور ہوئی ہے۔ اس کتاب کے مصنف مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلوی ہیں۔ ان کی کتاب کا نام ہے "مختصر فقہ اسلامی"۔ یہ کتاب مولانا صاحب کی تصانیف میں سے ایک ہے۔ ان کی دیگر تصانیف میں "مختصر فقہ اسلامی" اور "مختصر فقہ اسلامی" شامل ہیں۔ ان کی کتاب کا نام ہے "مختصر فقہ اسلامی"۔ یہ کتاب مولانا صاحب کی تصانیف میں سے ایک ہے۔ ان کی دیگر تصانیف میں "مختصر فقہ اسلامی" اور "مختصر فقہ اسلامی" شامل ہیں۔



[illegible]









[illegible][illegible]

مسئلہ عرب کے امتیاز و وجہ

[illegible]

— ط —

[illegible]





















”اے بھائی! میں نے آپ کی طرف سے سنا ہے کہ آپ نے یہ تمام کام کر لئے ہیں۔“  
 ”جی ہاں، یہ سب کام ہی میں نے کر لئے ہیں۔“  
 ”اے بھائی! میں نے سنا ہے کہ آپ نے یہ تمام کام کر لئے ہیں۔“  
 ”جی ہاں، یہ سب کام ہی میں نے کر لئے ہیں۔“  
 ”اے بھائی! میں نے سنا ہے کہ آپ نے یہ تمام کام کر لئے ہیں۔“  
 ”جی ہاں، یہ سب کام ہی میں نے کر لئے ہیں۔“



## تصوف آج اور کل

- ☆ لکچر
- ☆ سوالات و جوابات
- ☆ تصوف کا شریعت سے واسطہ
- ☆ دنیا میں جہیجے کی وجہ
- ☆ سلام میں پردے کا حکم
- ☆ قرآن اور سائنس
- ☆ ہمارے حال پر کیوں ہے؟
- ☆ شیخ کے بغیر تصوف میں کامیابی
- ☆ معصوم دنیا میں اللہ کیسے ترجیح دے گا
- ☆ دنیا میں جن گناہوں سے ممانعت ہے، جنت میں انہیں کی ترغیب
- ☆ خدا غنا سے محروم یا دلی کیسے بچ جائے؟
- ☆ عالم دین کا انداز
- ☆ اللہ کے دوست صرف اسلام میں ہی کون؟
- ☆ کیا مذہب ہیلاڈی طور پر Impractical ہے؟
- ☆ جہاد
- ☆ تفسیر قرآن
- ☆ غیبت
- ☆ مہدی، مردِ جال
- ☆ تصویر کشی























اس کی صورت میں ہے...

اب شیطاں کے لئے یہاں سے ہے... عام اوقات میں وہ...  
... اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...  
... اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...  
... اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...  
... اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...  
... اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...

یہاں سے اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...  
... اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...  
... اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...  
... اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...  
... اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...  
... اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...  
... اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...  
... اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...  
... اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...  
... اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...  
... اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...  
... اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...

The only difference between the dogmatics and the people of heart is very simple

سوں پر ہے... اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...  
... اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...  
... اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...  
... اس کی شکل میں ہے... اس کی شکل میں ہے...















































## اسلام اور عصر حاضر: ضرر و نفع پر رد و ال؟

- ☆ بیچر
- سوالات و جوابات
- ☆ مذہب اور اخلاقیات
- ☆ دعا
- ☆ قرآن کے تنقید کی دانگی
- ☆ پاکستان اور اسلام
- ☆ مسلمانوں کے دال کی وجوہات
- ☆ خدا سے محبت ماڈل





[illegible]





























In the beginning heavens and earth all were one mass. Then we, Allah, forcibly tore them apart.

He said its classic, its big bang.

v. 2.1

۱۔ نرے جیتوان حق کی وجہ سے مرگئے تھے۔ جو لوگ ان کے جیسے کو ہر وقت مریا کرتے ہیں۔  
 ۲۔ لوگوں کے سب سے اہم اور اعلیٰ سے نکال دیا گیا تھا۔ جسے یہ کہیں نہ سمجھ سکیں۔  
 ۳۔ جسے ہر شے کے تمام کچھ میں سے نیک سے زیادہ بننے کی وجہ سے چار خطوں میں سے ایک خطہ میں

’سے سنا دے۔ اس وقت ہر صبح نماز میں پڑھتا ہے۔ یہ ’مذہب‘ اس لئے نامزد ہو گیا کہ اسے  
جسے رافضیہ المذہب یا المذہب المذہبی کہتے ہیں۔ اس ’مذہب‘ کو ’مذہب‘ کہتے ہیں۔  
’سنا دے۔ اس وقت ہر صبح نماز میں پڑھتا ہے۔ یہ ’مذہب‘ اس لئے نامزد ہو گیا کہ اسے

All those deficiencies, which are now being practiced in the West are  
simply a part of Islamic civilization, which passed from the East to the West

تو یہ پسند کیے جاتے ہیں کہ اسے سنا دے۔ اس وقت ہر صبح نماز میں پڑھتا ہے۔ یہ ’مذہب‘ اس لئے  
نامزد ہو گیا کہ اسے

’آپ کی تعلیمات میں یہ ’مذہب‘ سنا دے۔ اس وقت ہر صبح نماز میں پڑھتا ہے۔ یہ ’مذہب‘ اس لئے  
نامزد ہو گیا کہ اسے

Majority of the people is never Immoral. You must remember this

یہ ’مذہب‘ سنا دے۔ اس وقت ہر صبح نماز میں پڑھتا ہے۔ یہ ’مذہب‘ اس لئے  
نامزد ہو گیا کہ اسے  
’مذہب‘ سنا دے۔ اس وقت ہر صبح نماز میں پڑھتا ہے۔ یہ ’مذہب‘ اس لئے  
نامزد ہو گیا کہ اسے  
’مذہب‘ سنا دے۔ اس وقت ہر صبح نماز میں پڑھتا ہے۔ یہ ’مذہب‘ اس لئے  
نامزد ہو گیا کہ اسے  
’مذہب‘ سنا دے۔ اس وقت ہر صبح نماز میں پڑھتا ہے۔ یہ ’مذہب‘ اس لئے  
نامزد ہو گیا کہ اسے

They would call it liberties

Last time when I was in U.S.A. I saw a big procession, which was  
almost comprising of all these people

’مذہب‘ سنا دے۔ اس وقت ہر صبح نماز میں پڑھتا ہے۔ یہ ’مذہب‘ اس لئے  
نامزد ہو گیا کہ اسے  
’مذہب‘ سنا دے۔ اس وقت ہر صبح نماز میں پڑھتا ہے۔ یہ ’مذہب‘ اس لئے  
نامزد ہو گیا کہ اسے  
’مذہب‘ سنا دے۔ اس وقت ہر صبح نماز میں پڑھتا ہے۔ یہ ’مذہب‘ اس لئے  
نامزد ہو گیا کہ اسے  
’مذہب‘ سنا دے۔ اس وقت ہر صبح نماز میں پڑھتا ہے۔ یہ ’مذہب‘ اس لئے  
نامزد ہو گیا کہ اسے

’مذہب‘ سنا دے۔ اس وقت ہر صبح نماز میں پڑھتا ہے۔ یہ ’مذہب‘ اس لئے  
نامزد ہو گیا کہ اسے  
’مذہب‘ سنا دے۔ اس وقت ہر صبح نماز میں پڑھتا ہے۔ یہ ’مذہب‘ اس لئے  
نامزد ہو گیا کہ اسے









[illegible][illegible][illegible]





## سلام آج اور کل

- ☆ بیکھر
- ☆ سوالات و جوابات
- ☆ کوشش کیوں؟
- ☆ جنت یا دوزخ
- ☆ حضور ﷺ سے محبت کا اظہار
- ☆ حضور ﷺ کی محبت صرف آپ کے چہرے سے ہی نہیں
- ☆ سائنس کی روش سے مسلمانوں کا ردال
- ☆ غلوں اور اظہار
- ☆ غیر مسلم بچے کا حساب
- ☆ علم کے اعلیٰ معیار تک
- ☆ Kat Stevens
- ☆ وحس اور الہام
- ☆ قلعہ پور نے وہ فرقہ
- ☆ کپیٹن رابرٹس
- ☆ شعور کی عمر کا تعین
- ☆ جذبات کی مخالفت
- ☆ اسلام میں تفریح کا تصور
- ☆ تھ کے دن جو عراق میں دفن ہیں





[illegible]











[illegible]





























[illegible][illegible]

Parameria (Double cellular) کے دو خلیوں میں سے ایک خلیہ

[illegible]







Kat Stevens

[illegible]

● ● ● ● ●

۱۹۷۱ء میں پاکستان کی آزادی کے دن















فتنہ آ خرزماں ☆





















[illegible][illegible][illegible]



[illegible]

جیسے میں نے پہلے بتا دیا تھا کہ ان کی باتیں سنیں، لا الضمیر، اور اگر وہ صوفیوں کے  
 ہیں تو ان کو بھی اس سے کچھ نہیں ملے گا۔

[illegible]

۱. اگر  $\vec{a}$  و  $\vec{b}$  دو متجهات باشند تو  $\vec{a} + \vec{b}$  و  $\vec{b} + \vec{a}$  یک متجه ہوں گے۔  
 ۲. اگر  $\vec{a}$  و  $\vec{b}$  دو متجهات ہوں تو  $\vec{a} + \vec{b}$  و  $\vec{b} + \vec{a}$  یک متجه ہوں گے۔

hope, so God's will, it will be done I hope. Shah is right

[illegible]

۱۔  $\frac{1}{x^2} = x^{-2}$  کی نسبت سے  $\frac{d}{dx} x^{-2} = -2x^{-3} = -\frac{2}{x^3}$  ہے۔

نہایت ہی عمدہ طرز پر تیار کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور عمدہ کتاب "بہارِ بزمِ محراب" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں "بہارِ بزمِ محراب" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں "بہارِ بزمِ محراب" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

پسے <sup>سینٹ</sup> Saint Meloni کے اسے یہاں دیا گیا تھا۔ یہاں سے وہ اپنے گھر کو لوٹ گیا۔

[illegible][illegible]

مذہب کے لئے جو چیزیں ہمارے ہاں عمل کے درمیان ہیں، ان میں سے کچھ ایسی ہیں جو ہمیں اپنی زندگی میں لے کر آنا چاہئیں۔ ان میں سے کچھ ایسی ہیں جو ہمیں اپنی زندگی میں لے کر آنا چاہئیں۔ ان میں سے کچھ ایسی ہیں جو ہمیں اپنی زندگی میں لے کر آنا چاہئیں۔







[illegible]

پہلے کا حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا سیکھ کر پڑھ کر اسے اپنے دل میں لے لیا۔  
 ۱۔ اے اللہ! میرے لیے ایک ایسا کام کر جو میرے لیے بہترین ہو۔  
 ۲۔ اے اللہ! میرے لیے ایک ایسا کام کر جو میرے لیے سب سے بہتر ہو۔  
 ۳۔ اے اللہ! میرے لیے ایک ایسا کام کر جو میرے لیے سب سے زیادہ نفع دے۔  
 ۴۔ اے اللہ! میرے لیے ایک ایسا کام کر جو میرے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو۔  
 ۵۔ اے اللہ! میرے لیے ایک ایسا کام کر جو میرے لیے سب سے زیادہ عزت دے۔  
 ۶۔ اے اللہ! میرے لیے ایک ایسا کام کر جو میرے لیے سب سے زیادہ شرف دے۔  
 ۷۔ اے اللہ! میرے لیے ایک ایسا کام کر جو میرے لیے سب سے زیادہ احترام دے۔  
 ۸۔ اے اللہ! میرے لیے ایک ایسا کام کر جو میرے لیے سب سے زیادہ وقار دے۔  
 ۹۔ اے اللہ! میرے لیے ایک ایسا کام کر جو میرے لیے سب سے زیادہ کرامت دے۔  
 ۱۰۔ اے اللہ! میرے لیے ایک ایسا کام کر جو میرے لیے سب سے زیادہ جلال دے۔  
 ۱۱۔ اے اللہ! میرے لیے ایک ایسا کام کر جو میرے لیے سب سے زیادہ اہمیت دے۔  
 ۱۲۔ اے اللہ! میرے لیے ایک ایسا کام کر جو میرے لیے سب سے زیادہ عظمت دے۔  
 ۱۳۔ اے اللہ! میرے لیے ایک ایسا کام کر جو میرے لیے سب سے زیادہ شان و شوکت دے۔  
 ۱۴۔ اے اللہ! میرے لیے ایک ایسا کام کر جو میرے لیے سب سے زیادہ بزرگوں کی تائید دے۔  
 ۱۵۔ اے اللہ! میرے لیے ایک ایسا کام کر جو میرے لیے سب سے زیادہ لوگوں کی محبت دے۔  
 ۱۶۔ اے اللہ! میرے لیے ایک ایسا کام کر جو میرے لیے سب سے زیادہ دنیا و آخرت کی خوشحالی دے۔  
 ۱۷۔ اے اللہ! میرے لیے ایک ایسا کام کر جو میرے لیے سب سے زیادہ دنیا و آخرت کی کامیابی دے۔  
 ۱۸۔ اے اللہ! میرے لیے ایک ایسا کام کر جو میرے لیے سب سے زیادہ دنیا و آخرت کی سعادت دے۔  
 ۱۹۔ اے اللہ! میرے لیے ایک ایسا کام کر جو میرے لیے سب سے زیادہ دنیا و آخرت کی خوشنودی دے۔  
 ۲۰۔ اے اللہ! میرے لیے ایک ایسا کام کر جو میرے لیے سب سے زیادہ دنیا و آخرت کی کامیابی دے۔

[illegible]



## اسلام اور مغربی انکار







So they came to the cheat But cheat was a real cheat

میں نے کہا "تو کونسا ہے؟" وہ نے کہا "میں تو میں نے ان سے ہے"۔

... "They were shocked." "What do you mean?" "میں نے کہا"۔

۵

Should I consider you a Pakistani or a British? What do I consider you?

"میں نے کہا"۔ "Should I consider you a Pakistani or a British?" "What do I consider you?"

"Where did you learn this?" "میں نے کہا"۔ "Where did you learn this?"

It's not found in Oxford or it's not found in Cambridge

"میں نے کہا"۔ "It's not found in Oxford or it's not found in Cambridge."

"What are you laughing about?" "میں نے کہا"۔ "What are you laughing about?"

"What are you laughing about?" "میں نے کہا"۔

I am laughing about the real origin you are showing

"میں نے کہا"۔ "I am laughing about the real origin you are showing."

"What are you laughing about?" "میں نے کہا"۔ "What are you laughing about?"

"What are you laughing about?" "میں نے کہا"۔ "What are you laughing about?"

"What are you laughing about?" "میں نے کہا"۔ "What are you laughing about?"

"What are you laughing about?" "میں نے کہا"۔ "What are you laughing about?"

"What are you laughing about?" "میں نے کہا"۔

"We followed your instructions but what my mother is doing to me."

"میں نے کہا"۔ "We followed your instructions but what my mother is doing to me."

"What are you laughing about?" "میں نے کہا"۔ "What are you laughing about?"

"What are you laughing about?" "میں نے کہا"۔ "What are you laughing about?"

"What are you laughing about?" "میں نے کہا"۔ "What are you laughing about?"

"What are you laughing about?" "میں نے کہا"۔ "What are you laughing about?"

"What are you laughing about?" "میں نے کہا"۔ "What are you laughing about?"

"What are you laughing about?"

"What are you laughing about?" "میں نے کہا"۔ "What are you laughing about?"

"Don't say anything which is not liked by them."

I agree with you that you know God for twelve thousand years but tell me something that does He also know you?

یہ سائنس و فلسفہ کی ایک ایسی ہی جگہ ہے جہاں سائنس و فلسفہ کے علم و فن کے  
 گہرائیوں میں گہرا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ سائنس و فلسفہ کے علم و فن کے  
 ساتھ ساتھ انسانی زندگی کے سب سے اہم شعبوں میں سے ایک ہے۔ یہ سائنس و فلسفہ کے علم و فن کے  
 گہرائیوں میں گہرا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ سائنس و فلسفہ کے علم و فن کے



## شخصی تائرات

ممتاز مفتی	بڑی سرکار
جاوید چوہدری	کیسویں صدی کا ولی
افتخار عارف	نئی کتاب
عطاء الحق قاسمی	سدم آباد ایک جوگی سے مدقات
بارون رشید	پروفیسر صاحب













یہ سب باتیں سن کر وہ بے ہوش ہو گیا۔ اس کی حالت دیکھ کر اس کے والدین نے اسے ہسپتال لے کر آجائے۔ وہیں اس کی طبیعت بہتر ہوئی۔



ہاں بے رت مونی چکی جھانکاتے مہر ہیں وہ جھانکاتے مہر ہیں مانیوں نے جھانکاتے مہر  
 "اے" مہر مانیوں کی چپ چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ  
 "اے" مہر مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ

پہر مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ  
 "اے" مہر مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ  
 "اے" مہر مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ

میں نے پوچھا "پہر مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ  
 "اے" مہر مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ  
 "اے" مہر مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ

"اے" مہر مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ  
 "اے" مہر مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ  
 "اے" مہر مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ  
 "اے" مہر مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ مانیوں کی چپ چپ







اس کی رو مانیت کا ایک کرشمہ تھا اپر و فیسرا مہر رفتی اختر لوگوں کی فرمائش پر ان کے لیے دعا مانگتا ہے۔ میں نے بھی اس سے اپنے لیے دعا کی فرمائش کی لیکن میرا اپنا تعلق بھی چو کا بھیروں کے مانا نوا سے ہے لہذا میری بھی دعا ہے کہ پروفیسر رفتی اختر جوگی سے روحانی فیض حاصل کرنے والے طبقہ کے وہ یوں ہیں وہ تہذیبی و اتھ ہو جو تھقی یضاتنا نظر سے حاصل ہوتی ہے اور یوں اگر کوئی جرنیل ہے تو وہ اپنے علق کی پاسداری کرتے سمجھتا ہے تو وہ سچ لکھے بیورہ کرتے ہے تو وہ لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنے سچ ہے تو وہ ہر قسم کے خوف و باؤ اور لالچ سے بالا ہو کر اپنے فیصلے خیر کرے اور اگر وہ سیاستدان ہے تو ذاتی مفاد سے بالا ہو کر صرف پاکستان کے مفاد کو مد نظر رکھے۔ اگر اتنے بڑے روحانی منبع سے فیض حاصل کرنے والوں میں یہ تہذیبی نہیں آتی تو میرے دوست کی رضائی میں بھیجی جانے والی قمیصیاں اس دنیا کے کاموں کے لیے تو شاید مفید ثابت ہوں لیکن آخرت میں بیان کے کسی کام نہیں آئیں گی۔ گناہ آلود ضمیر بھی عبادات سے نہیں ملامت کی واپسٹی ہی سے مطمئن ہوگا۔

## پروفیسر صاحبؒ

مہترم ٹھانہن، حضرات! اگر شخص ایک جملہ اداکار ہو تو میں صرف وہ بات دہرانے کی جسارت کروں گا جو خود پروفیسر صاحبؒ نے فرمایا ہے۔ عقیدت اور جہالت کا آنا زائیک ساتھ ہوا کرتا ہے۔

انصار ورس ہوتے ہیں۔ مسافر کو مظفر آباد سے لوٹتے ہوئے کوہمری میں ایک درویش سے ملا تھا جو اس پر راہ روشن کر دیتا۔ وہ جو ہر راستوں کے سکھ پر کھڑا تھا اور اس کی اپنی ایک بھی راہ نہ تھی۔ مظفر آباد سے جھاگ اڑاتے پانیوں کے ساتھ سفر کرتی بس بلا آخر دریا سے جدا ہوتی اور پلندہ یوں کوجا ہٹنے لگی مگر مسافر اپنی نشست پر بٹھا رہا۔ ایک مرد سی شہادت پر اتنی زحمت کیوں اٹھائی جائے۔ کون جانے خائفہ نہیں وہی جدا ہو کی پٹریوں کا ناچر ہوا۔ دھڑ دھڑایا تھا کہ ورس کو بے تاب تھا۔ اب اس نے تیز اور دیر کے بلند و بالا اٹھارہ پھاڑوں کے درمیان شام کی سر مست ہوا میں اپنے پروردگار سے دعا کی۔ اسے میرے رب ایک عالی قدر اور مہربان و شفیق استاد عطا کر۔ کئے زمانوں کا سا کوئی استاد جس کا غور و فکر زندگی کی گہرائیوں اور رفتوں کو ماپ چکا ہوا اور جو مٹا شیوں میں پناہ سوزوں پائتا ہو۔

بچے ہوئے دل کی یہ دعا تیر دس کے بعد قبول ہوئی اور پروفیسر احمد رفیق اختر سے ملاقات ہو گئی۔ 48 برس کی عمر میں میں اپنی پختہ خاواٹ کے ساتھ ان سے ملا اور ہر صحنائے کا پیشہ جو خود تانی کا تھا سازگار ہے کہ فقط سبز و لہلہا ہے اور خاکساری گرد ہو جاتی ہے۔ اس کے باوجود تھوڑی دیر ہو گئی۔ میں ان کا دوست نہیں تھیں۔ ایک شاگرد ہوں اور وہ بھی خاصا مالک۔ مانتے صرف یہ ہوتا ہے کہ ایک صوفی استاد تھیں اپنے کو نرہی سید تھے نہیں کرتا اگر اوٹیش بھی ڈالنے میں لگا رہتا ہے حتیٰ کہ پتھر میں بھی کہ شاید کوئی صورت ابھر آئے۔

”صوفی اپنے ساتھ ہمدردی کا ہرگز تحمل نہیں۔“ پچھلے دنوں انہوں نے مجھ سے یہ کہا اور اس انداز میں نہیں جیسے میں نے دہرایا۔ جب وہ ایسی بات کہتے ہیں تو ایک مہربانی دل سوزنی لہلہ چمک اور دہشتی ان کی آواز میں شامل ہوتی ہے۔ کبھی آپ نے کسی بلند مقام پر تیز رفتار گاڑی سے دھماکے کے جیسے پتھر کھینچوں پر ساروں کے ابر کو کھینچ دیتے دیکھا ہے جب وہ انہیں انجانب سے پہلا اور سب سے زیادہ ہلکے اثر کرتی ہیں۔

ہم سب جانتے ہیں کہ طویل عمر کے بعد وہاں میں ایک نئے علم کے بانی ہیں۔ انسانی روحانی میں کرداری خصوصیات کا قیام اور اس سے جی نیا وہ یہ کہ انسانی روحانی اور جسمانی تعلیم کی وسوں کے ساتھ ان کرداری خصوصیات کی

خامیوں کا خاتمہ و تارکیوں میں ایمان لے کر اہتمام۔ اپنے اس علم کے مل پر وہاں گئے زمانوں میں یاد رکھے جائیں گے اور لوح  
زماں سے کوئی ان کا نام نہ کرے گا۔ صدر بش کے کامیوہ و رنجے ہی انہوں نے تجارت میں صحیحین امریکی کونسل جنرل کو بتا  
دیا تھا کہ اگر اس شخص کو اقتدار ملے تو بیگانوں کے خون سے زمین آلودہ ہوگی۔ ان کے سوا کون ہے پانچویں پہلے ہی جس نے  
ایک تاریخی فساد کی ڈی وی کون ہے جو ایک گھرانے کے پہلے دن اس کے دور کی خصوصیات بیان کرے۔ و کون ہے جو برسوں  
پہلے واحد عالمی قوت کے دلدل میں ترے کے مدارق بیان کر دالے۔ میں وہاں موجود تھا جب انہوں نے یہ کہا عمران خان  
کے مشیر کا جس میں اسے ایک نشست ملے گی مگر ریاست کے مدد سال کے بعد۔ اور عمران خان بھی سامنے بیٹھے تھے۔

ہم میں پیچکروں اور چاروں میں جنہیں ہے ان کی تجربات سے واسطہ پڑا اور بار بار چاہا تاہم اگر یہی کچھ ہوتا  
تو بے شک عقلی علم میں ایک اور علم کے اضافے سے نوہ ستاروں اور یونیورسٹیوں میں اعتبار پائے گئے مگر اس رفعت کو ہرگز نہ پہنچے  
جوانہ نے ارباب کی بے گمراہیوں نے قرآن اور سیرت کو یوں من میں بسانا لیا ہوتا۔ اگر وہ انسانوں کے لیے اپنے خلق  
مہربان اور مددگار نہ ہوتے۔ علم برتر ہے مگر وہی تاج بھی ہے اور کبر بھی طبع زاو۔ خیال کی رفعت و وسعت برحق  
عمران گزشتہ ایس سی سے پیدا ہوئے۔ تاریخ پر ان کا علم مستر اور فصاحت مسلم مگر اکثر قریبی انگلیں کی تجارت کا نتیجہ ثابت  
ہوا ہے۔ ایمل کے ہنگام وہ شائستہ اور متواضع رہتے ہیں۔ پڑاؤ کی طرح مضبوط اور شائستہ گل کی طرح خنداں۔ اختلاف تو کیا  
اور افسوس بھری اور دشمن پر بھی رحم نہیں ہوتا مگر یہ سب تو ان کا اپنا دانش ہے۔ کشتیوں پر لکھتیں یا ڈوب جاتیں دیا اہل دنیا نہیں  
میں گن رہتا۔ اگر وہ عطا کے جوڑ نہ ہوتے تو ہم ان سے کیا پالتے۔ وہ اپنا سوز اور علم عام کرتے ہیں۔ خوف اور اندیشوں سے بلند  
فصاحت، شائستگی اور بے ساختگی کے ساتھ آفتابی زندگیاں ہیں جو سرسبز دنیا یعنی ہو گئیں۔

مواہین و حضرات اپنی فیر صاحب کے بارے میں بات نہ کرنا مشکل نہیں۔ پانچ برس اور بااقتدار پیچکروں  
ہر مل ملاقاتیں گھراس تیرے کا بول چال مشکل ہے کہ سام ملانے کے برعکس دونوں باتوں سے سرکار کے کلمے کا دامن تھامے  
قرآن میں خود طرز پر مسلمان انہی کے جائے ہیضہ حال میں زندہ رہتا ہے اور قدامت پسندی سے اسے دور کا سروکار  
بھی نہیں۔ علماء ہی نہیں مجدد علم سے وہ اکثر پیکور و فکرین اور فلسفیوں سے زیادہ بہرہ ور ہے۔ پھر تہذیبوں کی تاریخ اور  
ادب عالم کا ایسا گہرا اور عمدہ گہر مطالعہ۔

لیکن آخر میں وہی گزارش ہے کہ وہ ایک آدمی ہیں۔ گاہ جان کے انداز سے غلط بھی ہوتے ہیں۔ اسلام کی علمی  
روایت اور مصری تحریکوں کے بارے میں ان کے ہر تجزیے سے اتفاق ممکن نہیں کہ یہاں تو صرف قرآن کا ہے اور صرف  
سرکار کے کلمے کا ہے۔ خود ان کا اپنا قول بھی تو یہی ہے کہ عقیدہ اور جہالت کی حدود ہمیشہ ایک ساتھ شروع ہوتی ہیں۔

اللّٰهُمَّ  
 احسن عاقبتنا  
 فی الامور کلّھا  
 واجرنّا من حرّی  
 الدنّیّہ والعذاب  
 الآخرۃ ○

(اے اللہ ہمارے تمام کاموں کا انجام بہتر فرما اور دنیا کی  
 رسولی اور آخرت کے عذاب سے بچا دے)